بروکر نے ڈیمانڈ سے زیادہ پر چیز بیچی تو اوپر والی رقم کا حقدار کون ہوگا؟

مجیب: مفتی محمد قاسم عطاری

فتوی نمبر: HAB-0533

تاریخ اجراء: 06 رمضان المبارک 1446ھ / 07 مارچ 2025ء

دار الافتاء اہلسنت

(دعوت اسلامی)

سوال

کیا فرماتے ہیں علمائے دین و مفتیان شرع متین اس بارے میں کہ میرا گاڑیوں کا کاروبار ہے، خود اپنی انویسٹ سے بھی گاڑیاں خرید تا بیچتا ہوں اور لوگوں کی گاڑیاں بھی بکواتا ہوں۔ حال ہی میں ایک میرے کزن نے مجھے اپنی گاڑی بیچنے کو کہا اور کہا کہ 22 لاکھ روپے میں بیچنی ہے، اس سے کم میں نہیں بیچنا، میں نے وہ گاڑی 25 لاکھ روپے میں بیچ دی، اب میرا کزن کہہ رہا ہے کہ میں تمہیں صرف تمہارا کمیشن دوں گا، باقی مجھے مکمل 25 لاکھ روپے دو! حالانکہ ان کی ڈیمانڈ صرف 22 لاکھ روپے کی تھی۔

مجھے یہ پوچھنا ہے کہ کیا ان کو اصل رقم یعنی 22 لاکھ دینا ہوگی یا کل رقم 25 لاکھ؟ اس اضافی تین لاکھ پر کس کا حق ہے؟

بِسْمِ اللّٰہِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْمِ

اَلْجَوَابُ بِعَوْنِ الْمَلِكِ الْوَهَّابِ اَللّٰهُمَّ هِدَايَةَ الْحَقِّ وَ الصَّوَابِ

پوچھی گئی صورت میں آپ پر لازم ہے کہ کل رقم یعنی 25 لاکھ روپے اپنے کزن کو سپرد کریں، ڈیمانڈ سے زائد رقم یعنی تین لاکھ روپے اپنے پاس رکھ لینا ناجائز ہے، کیونکہ آپ ایک بروکر ہیں اور بروکر کی حیثیت ایک نمائندے کی ہوتی ہے، نہ ہی اس کا مال ہوتا ہے اور نہ ہی رقم، لہذا اس زائد رقم پر آپ کا کوئی حق نہیں، ہاں! عرف کے مطابق جو آپ کا کمیشن بنتا ہے، اس کے آپ مستحق ہیں، لہذا وہ آپ کو ملے گا۔

مرشد الحیران و مجلۃ الاحکام العدلیۃ میں ہے، واللفظ للآخر: ”لو أعطى أحد ماله لدلال، وقال بعه بكذا دراهم فإن باعه الدلال بأزيد من ذلك فالفضل أيضا لصاحب المال، وليس للدلال سوى الأجرة“

ترجمہ: اگر کسی نے اپنا مال بروکر کو دیا اور کہا کہ اس کو اتنے درہم کے بدلے بیچ دو تو اگر بروکر نے اس کو اس رقم سے

زیادہ میں بیچا تو اضافہ بھی اصل مالک کیلئے ہو گا اور بروکر کو اس کی اجرت کے علاوہ کچھ نہیں ملے گا۔(مرشد الحیران، ج 01، ص 85، المطبعة الکبری الأمیریة ببولاق) (مجلة الاحکام العدلیة، المادة 578، ج 01، ص 604، دار الکتب العلمیة، بیروت)

درر الحکام فی شرح مجلۃ الاحکام میں ہے: ”لو أعطی أحد مالا للدلال، وقال بعه الیوم بکذا قرشا فإن باعه الدلال بأزید من ذلك فالفضل أیضا لصاحب المال؛ لأن هذا الفضل بدل مال ذلك الشخص، فکما أن ذلك المبدل کان ماله فالبدل یلزم أن یکون کذلك، ولیس للدلال سوی أجرة الدلالة۔۔۔ وحکم هذا الدلال کالأجیر المشترك“ ترجمہ: اگر کسی نے بروکر کو مال دیا اور کہا آج کے دن میں اس کو اتنے قرش کے بدلے بیچ دو، اگر بروکر نے اس سے زیادہ میں بیچ دیا تو اضافی رقم بھی مال کے مالک کی ہے کیونکہ یہ اضافہ اس شخص کے مال کا بدل ہے، تو جیسے مبدل اس کا مال تھا، بدل بھی اسی کا مال ہو گا اور بروکر کو صرف اس کی بروکری کی اجرت ملے گی۔۔۔ اور اس دلال کا حکم اجیر مشترک کی طرح ہے۔(درر الحکام فی شرح مجلة الاحکام، ج 01، ص 604، دار الکتب العلمیة، بیروت)

فتاوی رضویہ میں دلال کی اجرت کے متعلق ہے: ”اگر کارندہ نے اس بارہ میں جو محنت و کوشش کی وہ اپنے آقا کی طرف سے تھی، بائع کے لئے کوئی دوادوش نہ کی، اگرچہ بعض زبانی باتیں اس کی طرف سے بھی کی ہوں، مثلاً آقا کو مشورہ دیا کہ یہ چیز اچھی ہے خرید لینی چاہئے یا اس میں آپ کا نقصان نہیں اور مجھے اتنے روپے مل جائیں گے، اس نے خرید لی جب تو یہ شخص عمرو بائع سے کسی اُجرت کا مستحق نہیں کہ اجرت آنے جانے محنت کرنے کی ہوتی ہے نہ بیٹھے بیٹھے، دو چار باتیں کہنے، صلاح بتانے مشورہ دینے کی۔۔۔ اور اگر بائع کی طرف سے محنت و کوشش و دوادوش میں اپنا زمانہ صرف کیا تو صرف اجر مثل کا مستحق ہو گا، یعنی ایسے کام اتنی سعی پر جو مزدوری ہوتی ہے اس سے زائد نہ پائے گا اگرچہ بائع سے قرارداد کتنے ہی زیادہ کا ہو، اور اگر قرارداد اجر مثل سے کم کا ہو تو کم ہی دلائیں گے کہ سقوط زیادت پر خود راضی ہو چکا۔۔۔ حموی میں ہے: علی قیاس هذا السماسرة والدلالین الواجب اجر المثل یعنی: اسی قیاس پر دلال حضرات کا معاملہ ہے کہ ان کو مثلی اجرت دی جائے گی۔“ (فتاوی رضویہ، ملتقطا، ج 19، ص 452 تا 545، رضا فاؤنڈیشن، لاہور)

وَاللہُ اَعْلَمُ عَزَّوَجَلَّ وَرَسُوْلُہٗ اَعْلَم صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم